www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
	(اَجَل۔ وجہ۔ سبب (۵/۲۲)
	اَجَّلَ مقرر کرنا
احد	اکیلا۔ کوئی (ض ۱/۱۳)
اخذ	اَخَذَ۔ پکڑنا۔ لینا
	اَخذ۔ گرفت کرنا اِتَّخَذَ بنانا
اخر	اٰخِرَت۔ آخرت۔
	اٰخِر پچھلا
	اَخَّرَ پیچھے ڈالنا۔ کرنا۔ چھوڑنا
	تَاَخَّرَ اور اِستَاخَرَ پیچھے رہنا
اخو	اَخ بھائی اخت بہن
ادّ	اِدّ ناپسندیدہ
ادم	اٰدم۔ آدمی (ض ۱/۱)
ادی	اَدَاء دینا (ادّی ادا کرنا)
اذ	اِذ۔ اِذَا۔ اِذًا جب ماذا کیا
اذن	اُذُن کان
	اَذِنَ اجازت دینا حکم دینا سننا
	اَذَّنَ پکارنا (اذان دینا۔ اذان پکار)
	اٰذَنَ سنانا
	(تَاَذَّنَ۔ اعلان کرنا (۲۲/۲۷)
	اِستَاذَنَ اجازت لینا
اذی	اَذًی تکلیف (گندگی)
	اٰذٰی تکلیف دینا
ارب	اربۃ خواہش مارب حاجت۔ فائدہ
ارض	اَرض، زمین
ارك	اَرَائِك تخت
ارم	اِرَم (ض ۱/۹)
ازر	اِزر کمر (ض ۲/۳)
	اٰزَرَ قوت دینا۔ مضبوط کرنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
ازّ	اَزَّ ابھارنا
ازف	اَزِفَ نزدیک ہونا اٰزِفَۃ قیامت
اسر	اَسَرَ قیدی بنانا
اسس	(اَسَّسَ بنیاد رکھنا (۹/۱۱۹)
اسف	اَسَفٰی افسوس۔ یُوسُف (ض ۱/۱)
	اٰسَفَ غصہ دلانا
اسن	اٰسِنَ خراب ہونا
اسو	اُسوَۃ اطاعت کرنا
اسی	اٰسٰی۔ افسوس۔ غمگین ہونا
اشر	اَشِرَ اترانا
اصر	اِصر بوجھ۔ عہد
اصل	اَصل جڑ۔ اَصِیل شام
افّ	اُفّ ناپسندیدہ
افق	اُفُق کنارا
افك	اِفك بہتان۔ جھوٹ
	اَفَكَ پھرنا۔ جھوٹ بنانا۔
	۔ اِئتَفَكَ الٹ دینا
افل	اَفَلَ چھپنا
اكل	اَكَلَ کھانا۔ اُكُل پھل
الت	اَلَتَ کم کرنا
الس	الیاسؔ۔ الیاسینؔ (ض ۱/۱)
الف	اَلف ہزار (۹۷/۲)
	اٰلَفَ ملانا۔ محبت کرنا
الّ	اِلّ رشتہ داری اَلَّذِی جو، وہ جو
الم	اَلِمَ تکلیف اٹھانا
اله	اِلٰہ۔ اللہ۔ اَللّٰھُمَّ معبود
	اٰلِھَۃٌ (ض ۱/۶)
الو	الا (یالو) کمی کرنا
	اَلَا (اِیلَاءٌ) اور اِئتَلَی قسم کھانا

مادہ	الفاظ اور عنوان
الی	اِلٰی۔ تک اٰلَاء نعمت
ام	اَم یا
امت	اَمَت اُبھار۔ ٹیلہ
امد	اَمَد مدت (فاصلہ)
امر	اَمر حکم کام اولوالامر حاکم
	اِمر ناپسندیدہ
	اَمَرَ حکم کرنا ائتمر مشورہ کرنا
امس	اَمس کل
امل	آرزو۔ امید۔ خواہش
امّ	اُمّ ماں۔ امام۔ سردار۔ راستہ
	اُمّ الکتاب اور امامٍ مبین
	لوح محفوظ
	اُمَّۃ طریقہ۔ جماعت۔ مدت
	اَمَّ ارادہ کرنا
	اِمَّا۔ یا۔ اگر اَمَّا جو کوئی
امن	(اَمَنَ امانت رکھنا ۳/۷۵)
	(اَمِنَ اعتبار کرنا ۲/۲۸۳ نڈر ہونا (۴/۹۷)
	اٰمَنَ ایمان لانا (ض ۱/۱۱)
	(بے خوف کرنا۔ امان دینا (۱۰۶)
	اِئتَمَنَ امین بنانا (۲/۲۸۳)
امو	اَمَۃ۔ لونڈی غلام
ان	اِن اگر اَن کہ اِنَّ۔ اَنَّ بیشک
انث	اُنثٰی۔ عورت (مادہ)
انجیل	(ض ۱/۳)
انس	انس۔ انسان۔ آدمی یونس (ض ۱)
	اٰنَسَ دیکھنا اِستَانَسَ اجازت لینا
انف	اَنف ناک اٰنِف وقت
انم	اَنَام خلقت
انی	اَنّٰی۔ کیسے۔ کب انی (ج اٰناء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری ہے :

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ (۲۳/۵۷) — تاکہ جو کچھ تم سے فوت ہوگیا اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔

ماحصل (۱) ویل کا لفظ اظہار افسوس کا کلمہ ہے جو کسی پریشانی اور مصیبت میں انسان کے منہ سے نکل جاتا ہے۔

(۲) لیت، حرفِ تمنی ہے اور گذشتہ کوتاہی پر اظہارِ افسوس کے لیے آتا ہے۔

(۳) اسف : ایسے افسوس اور غم کو کہتے ہیں جہاں انسان کا بس نہ چل سکتا ہو۔

(۴) اَسٰی : کوئی اچھا موقعہ اپنی کوتاہی سے کھو دینا، پھر اس پر افسوس کرنا۔

۲۶۔ اقتدار بخشنا

کے لیے مَكَّنَ اور اِسْتَخْلَفَ کے الفاظ آتے ہیں ،

۱۔ مَكَّنَ بمعنی قدرت دینا، اختیار دینا، قادر بنانا (منجد) جگہ اور منزلت پانا۔ اپنے پاؤں پر قائم ہونا اور کسی چیز پر قادر ہونا (م۔ل) یعنی کسی کو اقتدار بخشنا اور حکومت عطا کرنا کے ہیں۔ ارشادِ باری ہے :

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (۴۱/۲۲) — وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں دسترس دیں تو وہ نماز (کا نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔

۲۔ اِسْتَخْلَفَ، خَلَفَ بمعنی پیچھے آنا یا کسی کا جانشین ہونا اور اِسْتَخْلَفَ بمعنی کسی کو جانشین یا قائم مقام بنانا (منجد۔ م۔ل) ارشاد باری ہے :

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ (۵۵/۲۴) — جو لوگ تم سے بھی ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا۔

گویا استخلاف کا لفظ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ موجودہ اقتدار برے آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں تو اللہ تعالیٰ یہ موجودہ حکومت بدل کر اقتدار ان کے حوالے کردے گا۔

ماحصل ، مَكَّنَ کا لفظ اقتدار و اختیار اور حکومت دینے کے لیے عام ہے جبکہ استخلف سے مراد صرف ایسی حکومت یا کسی کا جانشین بنانا ہے جو احکام شریعہ کو رائج کریں اور فروغ بخشیں۔

۲۷ ـــ اقرار کرنا

کے لیے اَقَرَّ، اِعْتَرَفَ (عرف) اور شَهِدَ کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوتے ہیں ،

۱۔ اَقَرَّ ، اس کا مادہ قرر ہے بمعنی کسی جگہ جم کر ٹھہرنا۔ قرار پکڑنا اور اَقَرَّ کے معنی کسی بات پر ثابت و قائم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ تَاہَ (تیہ) اور تیہاء ایسے چٹیل میدان کو کہتے ہیں جس میں چلنے والا بھٹک جائے۔ اور تَاہَ کے معنی متحیر ہو کر سرگشتہ پھرنا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ (۵/۲۶) — خدا نے فرمایا کہ وہ ملک ان کے لیے چالیس برس تک کے لیے حرام کر دیا گیا (کہ وہاں جانے نہ پائیں گے اور جنگل کی) زمین میں سرگردان پھرتے رہیں گے۔

ماحصل: ضَلَّ، عمداً یا سہواً بے راہرو ہونے کے لیے۔ غَوٰی: دینی امور میں بے راہ آدمی کے غلط کام میں پھنس جانے کے لیے (ضلالت سے اگلا درجہ) اور تَاہَ: حیرت و سراسیمگی میں بھٹکتے رہنے کے لیے آتا ہے۔

اور بہکانا یا گمراہ کرنا کے لیے ضَلَّ سے اَضَلَّ اور غَوٰی سے اغوٰی آئیں گے۔ مثلاً:

(۱) فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ (۲۵/۱۷) — تو اللہ تعالیٰ ان (معبودانِ باطل) سے فرمائے گا کیا تم نے میرے بندوں کو بہکایا تھا یا یہ خود بہک گئے تھے؟

(۲) قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا (۲۸/۶۳) — تو جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہوگا، وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے گمراہ کیا تھا اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح ان کو گمراہ کیا تھا۔

۵۹۔ بھاگنا ۔۔ بھگانا

کے لیے فَرَّ، اَبَقَ، زَهَقَ، هَرَبَ، اِسْتَنْفَرَ اور شَرَّدَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ فَرَّ: بمعنی بھاگنا عموماً ملزم کے لیے آتا ہے یا کسی قسم کے خوف و خطر سے بھاگنے کے لیے۔ کہتے ہیں۔ فَرَّ مِنَ الْحَرْبِ فِرَارًا کے معنی میدانِ کارزار کا چھوڑ دینا یا لڑائی سے فرار ہو جانا اور مَفَرّ ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں بھاگ کر پناہ لی جا سکے۔ اور مفرور وہ ملزم جو بھاگ جائے ارشادِ باری ہے:

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۳۳/۱۶) — تم کہہ دو کہ اگر موت یا قتل ہو جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔

نیز یہ لفظ مقابلۃً تیز دوڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ الفَرَّار تیز دوڑنے والے کو کہتے ہیں۔ اور مِفَرٌّ مِنَ الخیل اس تیز دوڑنے والے گھوڑے کو کہتے ہیں جو بھاگتے وقت کام میں آئے (منجد) یہ لفظ ان معنوں میں بھی قرآنِ کریم میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ہے:

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (۵۱/۵۰) — تو تم لوگ خدا کی طرف بھاگ چلو۔ میں اس کی طرف سے تم کو صریح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگ جاتے ہیں۔

بعض کے نزدیک زہرہ مشتری، زحل، مریخ اور عطارد یہ پانچ سیارے ہیں (منجد) اسی وجہ سے انہیں خمسہ متحیرہ بھی کہتے ہیں۔

(۳) جَوَار: جَارَ۔ جَوْرًا۔ بمعنی راستہ سے ایک طرف ہٹ جانا۔ (منجد) اور جوار سے مراد وُہ سیارے ہیں جو سیدھی چال چلتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھار تھوڑا سا رخ بدل جاتے ہیں۔

(۴) کُنَّس: کنس بمعنی چھپ جانا، غائب ہو جانا (م۔ ل) اور کناس ہرن کی پناہ گاہ کو اور کانس پناہ گاہ میں داخل ہونے والے ہرن کو کہتے ہیں۔ کانس کی جمع کُنَّس ہے۔ یعنی وُہ سیارے جو چلتے چلتے یک دم غائب ہو جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔ (۸۱ / ۱۵-۱۶) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور جو سیر کرتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔

۲ ــــ تاریکی چھانا

کے لیے عَسْعَسَ، غَسَقَ، غَطَشَ، وَقَبَ، سَجٰی، اَظْلَمَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ عَسْعَسَ: بمعنی شام کا دھندلکا ہونا۔ سورج غروب ہوتے ہی شام کا اندھیرا چھانا۔ ایسے ہی سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پیشتر کا دھندلکا (مف) قرآن میں ہے:

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (۸۱ / ۱۷) اور رات کی قسم جب چھانے لگتی ہے۔ اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے۔

۲۔ غَسَقَ: شفق غائب ہو جانے کے بعد کا اندھیرا۔ ابتدائی رات۔ اوّل اللیل (ف۔ ل ۲۴) ارشادِ باری ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ (۱۷ / ۷۸) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) اور صبح کو نماز پڑھا کرو۔ (جالندھری)

۳۔ اَغْطَشَ: غَطَشَ (اللیل) بمعنی رات کا تاریک ہونا۔ اور غطش بمعنی کمزور نظر یا دھندلی نظر والا ہونا۔ اسی طرح غطاش رات کی تاریکی کو بھی کہتے ہیں اور نظر کی کمزوری کو بھی (منجد) یعنی اتنی تاریکی جس میں اشیاء دُھندلی سی نظر آ سکیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا (۷۹ / ۲۹) اور اسی نے رات تاریک بنائی اور دن کو دھوپ نکالی۔

۴۔ وَقَبَ: وَقْب کسی چٹان وغیرہ میں گڑھے کو کہتے ہیں۔ اور وَقَبَ بمعنی گڑھے میں داخل ہو کر غائب ہو جانا۔ وقب الشمس بمعنی سورج کا غروب ہونا۔ اور وقب الظلام بمعنی اتنی تاریکی چھانا جس کے اندر اشیاء غائب ہو جائیں (مف) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ارشادِ باری ہے:
وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا (۷۳/۱۰) اور جو کچھ کفار کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور بھلے طریقے سے ان سے الگ ہو جائیے۔
پھر لوگوں سے تعلقات ختم کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس علاقہ کو ہی ترک کر دیا جائے۔ اس صورت میں ہجرت کے معنی ترک وطن ہوں گے۔ ارشادِ باری ہے:
وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (۲/۲۱۸) اور وُہ جنھوں نے ترکِ وطن کیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

۳۔ عَطَّلَ: کسی چیز کو بے کار چھوڑ دینا۔ کسی مزدور کو بے کار کر دینا۔ (مف) تعطیل بمعنی کام سے چھٹی کا وقت۔ اور مُعَطَّل ایسے ملازم کو کہتے ہیں جو ابھی ملازمت میں ہو مگر اسے کام سے روک دیا گیا ہو۔ قرآن میں ہے:
وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (۸۱/۴) اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھٹی پھریں۔
اور بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ (۲۲/۴۵) ایسے کنویں کو کہتے ہیں جو برباد، ویران یا غیر آباد ہو۔

۴۔ خَلّٰی (خلو) خَلَا بمعنی خالی ہونا۔ زبان و مکان دونوں صورتوں میں مستعمل ہے۔ خلوت بمعنی تنہائی۔ اور خلا الٰی بعض بمعنی کسی سے تنہائی میں ملاقات کرنا ہے۔ اور خَلّٰی بمعنی کسی کو تنہا چھوڑ کر خود الگ ہو جانا ہے۔ یعنی کسی کو خالی جگہ میں چھوڑ دینا۔ آزادی دینا اور گرفت نہ کرنا کے معنی میں آتا ہے (مف) خَلّٰی سَبِیْلًا محاورہ ہے جو کسی پر گرفت نہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ (۹/۵) پھر اگر وُہ (منافق) توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔ (یعنی ان پر گرفت نہ کرو)

۵۔ یذر (وذر) افعالِ ناقصہ سے ہے۔ اس کا صرف مضارع اور امر استعمال ہوتا ہے ماضی استعمال نہیں ہوتا۔ اس کا استعمال دو صورتوں میں ہوتا ہے:
(۱) کسی چیز کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا (م۔ق) جیسے ارشادِ باری ہے:
وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا (۶/۷۰) اور جن لوگوں نے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے انہیں چھوڑ دو (ان سے کچھ غرض نہ رکھو)۔
(۲) کسی کام کے کرنے پر مخاطب کو کسی اعتراض یا مداخلت کی اجازت نہ دینا۔ انگریزی میں اس کا متبادل لفظ LET ہے۔ اور ذَرْنِیْ کے معنی (LET ME DO THIS) ہوگا۔ ارشادِ باری ہے:
ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا (۷۴/۱۱) مجھے چھوڑیئے اور جسے میں نے پیدا کیا۔
کا مطلب یہ ہوگا کہ میں جانوں اور وُہ۔ آپ اس معاملہ میں نہ آئیں۔

۶۔ دَعْ: یہ بھی فعل ناقص ہے جس کا صرف مضارع اور امر مستعمل ہے۔ ماضی نہیں آتا۔ اور اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ (۳۶/۴۰) تعمیر کر تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) رستوں پر پہنچ جاؤں۔

ماحصل: (۱) طریق: راستہ کے عام لفظ۔
(۲) صِرَاط: ایسا راستہ جس پر محتاط ہو کر چلنا پڑے۔
(۳) سبیل: ایسا رستہ جس پر بسہولت چل سکیں اور کافی آمدورفت رہتی ہو۔
(۴) فَجّ: دو پہاڑوں کا درمیانی کھلا راستہ۔
(۵) امام: شاہراہ۔ کھلی سڑک۔
(۶) نجد: کسی گھاٹی پر چڑھنے اور اترنے والی راہ۔
(۷) ھُدٰی: بھولے بھٹکے انسان کو اگر ٹھیک رستہ مل جائے۔
(۸) سبب: رستہ بمعہ سامان۔ رستہ۔ اور ذرائع۔

۴۔ راہ ڈالنا۔۔۔۔ رائج کرنا

کے لیے سَنَّ، شَرَعَ اور اِبْتَدَعَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ سُنَّۃ: سَنَّ بمعنی کسی چیز کا جاری یا رائج ہونا اور اس کا درست طور پر چلنا (م۔ل) لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ارشادِ نبوی ہے، مَنْ سَنَّ سُنَّۃً .... الحدیث یعنی جس کسی نے کوئی طریقہ رائج کیا ... اچھے اور بُرے مفہوم میں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد قانونِ الٰہی یا عادتِ الٰہی ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (۴۳/۳۵) یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا اور کسی چیز کے منتظر نہیں۔ سو تم اللہ کی عادت میں ہرگز تبدیلی پاؤ گے

۲۔ شَرَعَ: بمعنی واضح اور متعین راستہ۔ لیکن اس کا اطلاق صرف احکام الٰہیہ پر ہوتا ہے (مف) اور شَرَعَ لِلْقَوْمِ بمعنی قوم کیلئے قانون بنانا۔ اور شریعت بمعنی اسلامی قانون، خدائی احکام، ضابطہ (منجد) شرع دراصل ایسے قوانین ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اقتضاتِ زمانہ کے مطابق تبدیلی فرماتے رہے ہیں (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے "طریقہ" اور "دین" ارشادِ باری ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا (۱۳/۴۲) اس (اللہ) نے تمہارے لیے دین سے وہی رستہ مقرر کیا جس کا نوحؑ کو حکم دیا تھا۔

تاہم لغوی لحاظ سے اس لفظ کی نسبت غیر اللہ اور معبودانِ باطل کی طرف بھی ہو سکتی ہے، جیسے فرمایا:

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ (۲۱/۴۲) کیا ان کے وہ شریک ہیں جنھوں نے دین سے اپنا طریقہ رائج کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا۔

۳۔ اِبْتَدَعَ: الابداع بمعنی کسی کی تقلید اور اقتداء کے بغیر کوئی چیز ایجاد کرنا۔ اور بِدْعَت ہر وہ نئی رسم و رواج ہے جس کو دین کی بات سمجھ کر اس میں داخل کر دیا جائے اور شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہ ہو۔ اور اِبْتَدَعَ بمعنی شریعت میں کسی نئی بات کو اس کا جزو قرار دے کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ صَوَامِع : صَوْمِعَه کی جمع ہے۔ بمعنی خانقاہ۔ راہبوں کی عبادت گاہیں۔
۲۔ بِيَعٌ : بيعة کی جمع ہے جس کا معنی عیسائیوں کا عبادت خانہ ہے۔
۳۔ صَلَوٰت : صَلَاة کی جمع ہے۔ یہودیوں کی عبادت گاہیں۔ یہودیوں کی عبادت گاہوں کو کَنَائِس (کَنِيْسَه کی جمع) کہتے ہیں (فل ۲۷۵) لیکن قرآن نے یہودیوں کے معبد کے لیے اکنیسہ کی جگہ صَلٰوة، جو عبادت کی معروف شکل ہے کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔
۴۔ مَسَاجِد، (مَسْجِد کی جمع) بمعنی سجدہ گاہ۔ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے لیے یہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا (۲۲/۴۰)

اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔

۵ ـــ عذاب ـــ سزا

کے لیے عَذَاب[۱]، عِقَاب[۲]، بَأْس[۳]، نَكِيْر[۴]، نِكَال[۵]، وَبَال[۶] اور مَثُلٰت[۷] کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ عَذَاب : عَذَبَ الرَّجُل بمعنی اس نے شدتِ پیاس کی وجہ سے) کھانا اور سونا چھوڑ دیا۔ اور جو شخص اس طرح کھانا اور سونا چھوڑ دیتا ہے اسے عَاذِبٌ و عَذُوْبٌ کہا جاتا ہے۔ اور عَذَاب بمعنی سخت تکلیف دینا (مف) یہ تکلیف خواہ جسمانی سزا سے ہو یا ذہنی ہو۔ اور تعذیب کے معنی کوڑے مارنا۔ اور بعض کے نزدیک صرف مارنا یا عذاب دینا ہے (مف) قرآن میں ہے:

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (۲/۱۰)

اور اُن کے جھوٹ بولنے کے سبب اُن کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

۲۔ عِقَاب، عقب بمعنی پاؤں کا پچھلا حصہ یا ایڑی۔ اور عاقبت بمعنی ہر چیز کا انجام۔ اور عَقَبَهٗ بمعنی وہ اس کے پیچھے پیچھے چلا یا اس کا تعاقب کیا (مف) عِقَاب، عَقُوْبَة اور مُعَاقَبَة کے الفاظ کا اطلاق انسان کے بُرے اعمال کے بدلہ پر ہوتا ہے اور یہ اُس بُرے عمل کا لازمی نتیجہ یعنی اس کا انجام ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (۴۰/۵)

اور وہ بے ہودہ شبہات سے جھگڑتے رہے کہ اس سے حق کو زائل کر دیں تو میں نے اُن کو پکڑ لیا۔ سو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (۷۴/۳۸) ہر شخص اپنے کیے میں گروی ہے۔

۲۔ اَبْسَلَ: بمعنی کسی کو ہلاکی کے سپرد کرنا۔ رہن رکھنا (منجد) یرغمال رکھنا۔ جب مرہونہ چیز کوئی جاندار ہو تو اس لفظ کا استعمال ہوگا جبکہ رہن کا لفظ عام ہے۔ اور بمعنی اسلمہ للھلاک۔ ابسل نفسہ للموت (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ (۶/۷۰) اور اس قرآن کے ذریعہ انھیں نصیحت کیجیے، ایسا نہ ہو کوئی اپنے کیے میں ہلاکت میں ڈالا جائے۔

ماحصل: (۱) رَاهَنَ: قرض وغیرہ کے عوض کوئی چیز گروی رکھنا۔

(۲) اَبْسَلَ: اپنے آپ کو یا کسی جاندار کو گرفتاری اور ہلاکت (یرغمال) کے طور پر پیش کر دینا۔

۹ ــــــ گڑھا

کے لیے حُفْرَةٌ[1] اور جُرُفٌ[2]، اُخْدُوْدٌ[3]، غَائِطٌ[4] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حُفْرَةٌ اور حَفِيْرَةٌ بمعنی گڑھا۔ حَفَرَ بمعنی گڑھا کھودنا۔ اور حَفَر بمعنی گڑھے سے نکالی ہوئی مٹی اور مِحْفَر وُہ آلہ جس سے گڑھا کھودا جائے (منجد) مثل ہے مردود فی الحافرۃ بمعنی ع "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" ارشادِ باری ہے:

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا (۳/۱۰۳) اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے سو اللہ نے تمہیں بچا لیا۔

۲۔ جُرُفٌ: ندی یا دریا کا کنارا جسے پانی نے اندر سے ڈھا کر کھوکھلا کر دیا ہو (منجد) کھائی (پنجابی لفظ من یانی) اس مفہوم کو ٹھیک ادا کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ (۹/۱۰۹) یا جس نے گر پڑنے والی کھائی کے کنارے پر بنیاد رکھی۔

۳۔ اُخْدُوْد: الخدُّ والاُخْدُوْدُ[1] بمعنی زمین میں مستطیل اور گہرا گڑھا (ج اخادید) (مف) اور اَلْخَدّ بمعنی پانی کی نہر۔ لمبا گڑھا۔ اور اَلْخَدَّةُ وَالْاُخْدُوْدُ بمعنی گڑھا (منجد) یعنی اخدود وُہ لمبا، گہرا اور مستطیل شکل کا گڑھا ہے جو خود کھودا گیا ہو۔ خندق۔ کھائی۔ ارشادِ باری ہے:

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ (۸۵/۴) خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیے گئے۔

۴۔ غَائِط: غَوْط بمعنی پست زمین اور غَاطَ الْحُفْرَةَ بمعنی گڑھا کھودنا۔ اور غَوَّطَ الْبِئْرَ کنوئیں کو گہرا کھودنا۔ اور الغائط بمعنی پست زمین۔ قضائے حاجت کی جگہ۔ پائخانہ (منجد) اور یہ کنایہ ہے کہ شرم و حیا والا آدمی پیشاب کے لیے گہری جگہ کا متلاشی ہوتا ہے (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ (۴/۴۳) یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو۔

---

[1] اخدود کا لفظ صاحب منجد کے نزدیک واحد ہے جبکہ جالندھری نے اس کا ترجمہ جمع کی صورت میں کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۳/۱۰۴) — نیکی کی طرف بلائے۔ اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔

پھر شریعت نے منکرات کو بھی محض معاشرہ کی پسند اور ناپسند پر نہیں چھوڑا بلکہ جہاں کہیں کوئی غلط اور ناجائز بات معاشرہ میں رواج پا گئی ہو اور معاشرہ اسے قبیح خیال نہ کرتا ہو اس کی بھی شریعت نے اصلاح فرما دی۔ ارشادِ باری ہے :

وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ (۲۹/۲۹) — اور تم اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔

۴۔ إِمْر : بمعنی ہر خلاف عقل اور خلاف شرع بات (منجد) بمعنی مُنْكَرًا عَظِيمًا (م۔ق) أَمِرَ الْأَمْر کسی معاملہ یا بات کا حد سے بڑھ جانا (مف) انتہائی غیر معقول بات۔ ارشادِ باری ہے :

قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا (۱۸/۷۱) — موسیٰؑ نے کہا کیا آپ نے کشتی کو اس لیے توڑ پھوڑ کیا کہ سواروں کو غرق کر دیں تو آپ نے بہت ناپسندیدہ کام کیا۔

۵۔ مَذْمُوم اور مَذْءُوم، ذَمّ اور ذَءَمَ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں بمعنی کسی چیز کو حقیر اور مذموم گردانا (مف) ذَءَمَ میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) کراہت اور (۲) عیب (م۔ل) اور بمعنی عیب لگانا۔ حقارت کرنا۔ رسوائی کرنا۔ اور ذَمّ (ضد حَمَدَ اور مَدَحَ) بمعنی کسی کے عیب بیان کرنا، خواہ وہ اختیاری ہوں یا اضطراری (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے :

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا (۷/۱۸) — اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل جا یہاں سے پاجی مردود۔

۶۔ أُفّ، اصل میں ہر گندی اور قابلِ نفرت چیز کو کہتے ہیں مثلاً میل کچیل اور ناخن کا تراشہ وغیرہ۔ مگر محاورۃً یہ لفظ کسی بری چیز سے اظہارِ نفرت کے لیے بولا جاتا ہے (مف) قرآن میں ہے :

أُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ (۲۱/۶۷) — تف ہے تم پر اور ان پر بھی جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے ہو۔

ماحصل :

(۱) مَكْرُوه : وہ بات جسے سلیم طبیعت ناپسند کرے۔

(۲) إِدّ : سخت ناپسندیدہ بات جو ہنگامہ برپا کر دے۔

(۳) مُنْكَر : وہ بات جسے معاشرہ قبیح خیال کرے۔

(۴) إِمْر : انتہائی غیر معقول بات۔

(۵) مَذْءُوم : بمعنی کسی عیب کی بنا پر ناپسندیدہ۔

(۶) أُفّ : کلمۂ کراہت و نفرت۔

۴۔ نادان

کے لیے جَاهِل اور سُفَهَاء کے الفاظ آئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وزن پر دس تک۔ جیسے ثُلُث تیسرا حصہ یا ۱/۳ سُدُس چھٹا حصہ یا ۱/۶ عُشر دسواں حصہ یا ۱/۱۰۔ ۱/۱۰ کیلیے عُشار اور مِعشار بھی آتا ہے۔

۶۔ کِلَا: لفظ مفرد ہے لیکن تثنیہ (دو) کا معنی دیتا ہے۔ حالتِ رفعی میں کِلَا نصبی اور جری میں کِلَے آتا ہے۔ اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں صورتوں میں پہلے آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا (۱۷/۲۳) اگر وہ (والدین) تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی۔

اور کِلَا کا مونث کِلْتَا ہے (جو حالت نصبی اور جرّی میں کِلْتَیْ آتا ہے) قرآن میں ہے:

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا (۱۸/۳۳) دونوں باغ اپنا پھل دیتے تھے۔

۷۔ عدد اور معدود میں تذکیر و تانیث اور واحد جمع کی تمیز کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ چند ضروری اور معروف قاعدے درج ذیل ہیں۔ مزید تفصیل گرامر کی کتابوں میں ملے گی۔

(ا) ایک اور دو تذکیر و تانیث اور واحد و جمع کے لحاظ معدود کے مطابق ہوں گے جیسے اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔

(ب) تین سے دس تک معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث آئے گا۔ جیسے اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ، اور اگر معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا۔ جیسے ثَلٰثَ لَيَالٍ۔ سَبْعَ بَقَرٰتٍ۔

(ج) گیارہ اور بارہ کے اعداد تذکیر و تانیث کے لحاظ معدود کے مطابق آئیں گے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۱۲/۴) اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۲/۶۰)۔

(د) دس کے بعد معدود ہمیشہ واحد ہی آئے گا جو ننانوے تک تو منصوب ہوگا لیکن اس کے بعد مجرور اَرْبَعِيْنَ سَنَةً (۵/۲۶) سَبْعِيْنَ رَجُلًا (۷/۱۵۵) اور مِائَةَ جَلْدَةٍ (۲۴/۲) مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ (۹۷/۳) خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (۷۰/۴)

(ہ) مرکب اعداد میں ایک اور دو کے مرکبات کو چھوڑ کر باقی اعداد میں اگر معدود مذکر ہو تو عدد میں اکائی تو (حسب سابق ۹ تک) مؤنث آئے گی مگر دہائی مذکر جیسے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (۷۴/۳۰) اور معدود مونث ہو تو اس کا برعکس ہوگا یعنی اکائی مذکر اور دہائی مؤنث۔ جیسے سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔ سترہ راتیں۔

(و) اَلْف بمعنی ہزار کے ساتھ اگر عدد بھی ہو تو اس کی جمع اٰلَاف آئے گی۔ جیسے ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ (۳/۱۲۴) خَمْسَةِ اٰلَافٍ (۳/۱۲۵) اور اگر عدد مذکور نہ ہو تو اس کی جمع اُلُوف آئے گی۔ بمعنی ہزار ہا۔ ہزاروں جیسے وَهُمْ اُلُوْفٌ (۲/۲۴۳)

۱۴۔ اسم ضمیر

اسم ضمیر بھی اسم معرفہ ہی کی قسم ہے۔ اسم ظاہر کے قائم مقام ہو کر اور عموماً اس کے بعد آتی ہے۔ اسم ضمیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ